ہفتہ وار رسالہ: 459
WEEKLY BOOKLET: 459

امیرِ اہلِ سنّت کا تقریباً 34 سال پہلے کا بیان

ذکرُ اللہ کے واقعات

(صفحات: 16)

پیٹھ پر کوڑے کا نشان 05
کیکڑے کا شرعی حکم 08
مچھلیاں پکڑنے والوں کا واقعہ 12
قابلِ رشک کون؟ 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِکْرُ اللہ کے واقعات

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”ذِکْرُ اللہ کے واقعات“ پڑھ یا سُن لے اُسے دونوں جہاں میں سکون اور چین عطا فرما کر ماں باپ اور خاندان سمیت جنّت الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے شوق و محبت کی وجہ سے دن اور رات میں مجھ پر تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

سَیِّدُنا جنید بغدادی اور پرندہ

مشہور وَلِیُّ اللہ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں کسی نے ایک پرندہ تحفۃً پیش کیا، آپ نے اس کو اپنے پاس رکھا لیکن جلد ہی آزاد کر دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ نے اسے کیوں آزاد کر دیا؟ فرمانے لگے: اس پرندے نے مجھ سے کہا: اے جنید! آپ خود تو آزادی کے ساتھ ہر طرف گھومتے ہیں، اپنے اَحباب اور دوستوں سے ملاقات بھی کرتے ہیں لیکن آپ نے مجھے قید کر رکھا ہے، مجھے بھی آزاد کر دیجئے تاکہ میں بھی اپنے دوستوں سے ملاقات کر سکوں اور آزادی کے ساتھ اُڑ سکوں۔ یہ بات سُن کر میں نے اسے آزاد کر دیا۔

جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب میں نے اس پرندے کو آزاد کیا تو اس نے مجھ سے کہا: اے جنید! میں اس لیے قید کیا گیا کہ ایک دن اللہ پاک کے ذِکر سے غافل ہو گیا تھا، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی اللہ پاک کے ذِکر اور اس کی یاد سے غافل نہ رہوں گا، اے جنید! میں صرف ایک دن اللہ پاک کے ذکر سے غافل ہوا تو اس جرم کی سزا مجھے قید کی صورت میں ملی تو اُن انسانوں کا کیا بنے گا جو عمر بھر اللہ پاک کی یاد سے غافل رہتے ہیں؟ یہ نصیحت کرنے کے بعد وہ پرندہ اُڑ گیا۔

علّامہ صَفوری رحمۃُ اللہِ علیہ اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: وہ پرندہ بار بار حضرت جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آنے لگا اور آپ سے مانوس ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ دَسترخوان پر کھانا تناوُل فرماتے تو وہ دَسترخوان پر آکر بیٹھ جاتا اور آپ کے ساتھ کھانا کھاتا اور دانے چُگتا۔ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہوا تو وہ پرندہ نیچے گِرا، تڑپنے لگا، تڑپ تڑپ کر اس نے بھی دم توڑ دیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: میں نے ایک بے زبان پرندے پر رَحم کیا تو اللہ پاک نے مجھ پر بھی رحم کیا۔ (نزہۃ المجالس، 1/20)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز واقعے سے ہمیں عبرت کے بہت سے مدنی پھول حاصل ہوئے جن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

﴿1﴾ جو پرندہ اللہ پاک کے ذِکر سے غافل ہوتا ہے وہ قید ہو جاتا ہے۔ جَمادات و نباتات کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: درخت پر کُلہاڑا اُسی وقت چلتا

ہے جب وہ اللہ پاک کے ذِکْر سے غافل ہوتا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ،8/146،حدیث:11)دنیا میں جو بھی پرندے اور جمادات وغیرہ ہیں سب اللہ پاک کا ذِکْر کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی یاد میں اُن کی زبان تَر رہتی ہے۔

﴾2﴿ دوسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم پرندوں سے بات چیت کرتے اور اُن کی گفتگو سمجھتے ہیں۔

﴾3﴿ ایک مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ چرندوں اور پرندوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے لہٰذا جو لوگ جانور پالتے ہیں انہیں اس بارے میں خوب غور و فکر کرلینا چاہیے۔

مچھلیاں پالنا

اے عاشقانِ رسول! آج کل لوگ شیشے کے چھوٹے سے شوکیس میں پلاسٹک کے کچھ پھول ڈال کر رنگ برنگی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں رکھتے ہیں،وہ پیاری پیاری مچھلیاں شوکیس کے شیشے کو پانی سمجھ کر راستہ ڈھونڈتے ہوئے بار بار اس پر اپنا منہ مارتی ہیں اور دیکھنے والے ان کی اس حرکت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ مچھلیاں وسیع سمندر میں آزادی سے تیرتی ہیں لیکن آج ان بے چاریوں کو ایک چھوٹے سے شوکیس میں بے دردی سے بند کردیا گیا ہے۔

اگرچہ شیشے کے شوکیس میں مچھلیاں رکھنا حرام نہیں لیکن ذرا سوچئے! اگر ہمیں ایک کمرے میں نظر بند کردیا جائے تو ہم پر کیا گزرے گی؟یقیناً دنیا کی تمام آسائشیں مہیّا ہونے کے باوجود ہمارا جینا دوبھر ہو جائے گا۔

اسی طرح اُن پرندوں کو دیکھ کر بھی بڑا ترس آتا ہے جنہیں لوگوں نے پنجروں میں قید کرکے ان کی پرواز کا سلسلہ مُنْقَطِع (یعنی ختم) کردیا ہے۔اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اے طائرِ لاہوتی! اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

بہرحال اللہ پاک کی کسی مخلوق پر بِلاوجہ ظُلم نہیں کرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو یہی ہماری آخرت کی بربادی کا سبب بن جائے۔

بِلّی پر ظلم کرنے کا عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: ایک عورت کو اس وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا کہ اس نے ایک بِلّی کو قید کئے رکھا، نہ تو اسے کچھ کھلایا پلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ کچھ کھا کر گزارا کر لیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ (مسلم، ص1082، حدیث:6675)

پرندوں کو تکلیف نہ پہنچے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگرچہ پرندے پالنا ناجائز و حرام نہیں لیکن اگر کوئی پالتا ہے تو وہ ان کے لئے غذاؤں کا ذخیرہ رکھے تاکہ وہ کھاتے پیتے رہیں اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔ جہاں تک شیشے کے شوکیس میں مچھلیاں پالنے کا تعلّق ہے تو یہ شوق کے علاوہ کچھ نہیں۔ غور کیجئے! قید میں ان بے چاریوں پر کیا گزرتی ہوگی؟ یہ کھلے پانی میں بالکل آزاد ہوتی ہیں، جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بار بار شیشے پر اپنا منہ مارتی ہیں کیونکہ شیشہ ٹرانسپیرنٹ (یعنی پانی کی طرح) ہوتا ہے جسے یہ پانی گمان کرتی ہیں، اس طرح بار بار شیشے سے مُنہ ٹکرانے کے سبب اُنہیں جو تکلیف ہوتی ہوگی اسے کوئی احساس رکھنے والا ہی سمجھ سکتا ہے۔ بعض لوگ بہت حسّاس ہوتے ہیں جیسا کہ ایک

www.dawateislami.net

واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ

پیٹھ پر کوڑے کا نشان

ایک شخص نے اپنے گھوڑے کو زور سے کوڑا مارا تو وہاں قریب ہی کسی چارپائی وغیرہ پر ایک بزرگ تشریف فرما تھے جنہیں اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ اُن کی پیٹھ پر کوڑے کا نشان آگیا۔

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم اللہ پاک کی مخلوق پر رحم کریں گے، اِن شاءَاللہ ہم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ لیکن نَعُوْذُبِاللہ! اگر ہم بے جا ظلم کریں گے تو بروزِ قیامت پھنس جائیں گے۔ یاد رکھیے! بکری وغیرہ حلال جانوروں کو ذبح کرنا ظلم نہیں کیونکہ شریعت نے انہیں ذبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ان کے ساتھ ظلم کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً بکری یا بکرے کو ذبح کرتے وقت اتنا زیادہ ذبح کر دینا کہ چھری ریڑھ کی ہڈّی یا حرام مغز تک پہنچ جائے۔ یاد رہے! ریڑھ کی ہڈّی گردن سے لے کر کمر کے آخری سِرے تک ہوتی ہے اس میں دُم شامل نہیں، اس ہڈّی سے ایک سفید ڈوری نکلتی ہے جو حرام مغز کہلاتی ہے اس کا کھانا حرام ہے مگر عام طور پر لوگوں کو اس کا پتا نہیں ہوتا۔ چانپ اور کمر کے گوشت کے ساتھ یہ سفید ڈوری بھی آجاتی ہے اور بہت سے لوگ اسے بوٹی کا حصہ سمجھ کر کھا جاتے ہیں۔ اگر گوشت بیچنے والا ماہر قصّاب ہو تو وہ اس سفید ڈوری کو گوشت سے الگ کر کے پھینک دیتا ہے۔ مرغی کی گردن میں بھی یہی سفید ڈوری ہوتی ہے جو کہ حرام مغز ہے لہٰذا اسے بھی نہیں کھانا چاہیے۔

بلا وجہ تکلیف پہنچانا ظلم ہے

جانور ذبح کرتے وقت حرام مغز تک چھری پہنچانا بِلا وجہ کی تکلیف ہے کیونکہ ذبح میں چار رَگیں کاٹنا ہوتی ہیں اور ذبح کرتے وقت اگر تین رَگیں یا چاروں کا اکثر حصّہ کٹ جائے

تب بھی ذَبیحہ حلال ہو جائے گا۔(فتاویٰ ہندیہ،5/287)

بکرے پر ظلم کا انداز

بعض قصّابوں کو دیکھا گیا ہے خصوصاً قربانی کے دِنوں میں کہ وہ جلد بازی میں بکرے کی گردن پر چُھری پھیرتے ہیں اور پھر اس کا تھوڑا سا سَر کاٹ کر ایک دم جھٹکے سے اس کی گردن چیخ دیتے ہیں حالانکہ ابھی اس میں کچھ جان باقی ہوتی ہے، اگر ان ظالموں کو سمجھایا جائے تو اپنی غلطی ماننے کے بجائے اُلٹا لڑائی جھگڑے پر اُتر آتے ہیں۔ ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ اگر ان کی گردن اس طرح توڑی جائے تو ان کا کیا حال ہو گا! دیکھیے! بے زبان جانور جو نہ کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ ہی کسی سے فریاد کر سکتا ہے اس کے ساتھ اس طرح کا ظلم بھرا اَنداز اِختیار کرنا کتنا بڑا جُرم ہے!

گائے پر ظلم کا اَنداز

اسی طرح بعض ظالم قصّاب گائے ذبح کرتے وقت گردن کی کھال چیرتے ہوئے چُھری گھونپ کر اس کے دل کی رَگیں کاٹ ڈالتے ہیں۔ ذرا سوچئے! بے زبان گائے جس کی ٹانگیں بندھی ہوئی ہوتی ہیں، گرانے کے بعد کئی لوگوں نے جسے پکڑا ہوا ہوتا ہے اور پھر بے چاری کی زندہ حالت میں کھال اُدھیڑنا، چُھری گھما کر اس کے دل کی رگیں کاٹنا اور پھر ہاتھ میں چھری لیے ہوئے بہادروں کی طرح اس کے پاس کھڑے ہونا جیسے کوئی بہت بڑا قلعہ فتح کر لیا ہو، ذبح کرنے کا یہ اَنداز یقیناً، یقیناً، یقیناً جانور پر ظلم اور اسے بِلاوجہ تکلیف پہنچانا ہے، جن لوگوں کے سینوں میں شفقت بھرا دل ہوتا ہے ان کے لیے یہ بڑا تکلیف دِہ کام ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اپنے یہاں اور جہاں آپ کی بات سُنی جاتی ہو وہاں قربانی کے موقع

www.dawateislami.net

پر اس طرح کے ظلم کو روکیے۔ یاد رکھئے! جب جانوروں کے معاملے میں ہمارا دِل ہمدرد اور شفقت بھرا ہوگا تو اِن شاءَ اللہ ہمیں ثواب بھی ملے گا اور معاشرے کی اصلاح میں مدد بھی حاصل ہوگی کہ جب ہم جانوروں پر شفقت کرتے ہیں تو انسانوں پر بدرجۂ اَولیٰ شفقت کرنی چاہئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کی ابتدا میں سُنا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک ایسا پرندہ تحفے میں پیش کیا گیا جو اللہ پاک کے ذِکْر سے غافل ہونے کے سبب قید ہوا تھا۔ اسی طرح کا مزید ایک دلچسپ واقعہ پیشِ خدمت ہے:

یادِ الٰہی سے غافل مچھلیاں

ایک بُزرگ اپنی ننّھی مُنّی بچی ساتھ لیے دریا کے کنارے آئے اور مچھلیاں پکڑنے لگے، وہ مچھلیاں پکڑ کر اپنی بچی کو دیتے تاکہ انہیں ٹوکری میں جمع کرتی رہے، کافی دیر بعد جب وہ بزرگ شکار سے فارغ ہوئے تو دیکھا ٹوکری خالی تھی۔ انہوں نے بچی سے پوچھا: مچھلیاں کہاں گئیں؟ جواب دیا: ابّا جان! آپ نے بتایا تھا کہ ماہی گیر کے جال میں وہی مچھلی پھنستی ہے جو اللہ پاک کی یاد سے غافل ہوتی ہے لہٰذا آپ جو مچھلی پکڑ کر مجھے دیتے تو میں یہ سمجھ کر کہ شاید یہ وہی مچھلی ہوگی جو اللہ پاک کی یاد سے غافل ہوگئی ہوگی، اس مچھلی کا منہ پکڑتی اور اسے یہ کہہ کر دریا میں چھوڑ دیتی کہ دیکھ! تُو اللہ پاک کے ذِکْر سے غافل ہوئی تو ہمارے جال میں پھنس گئی، اب میں تجھے مہلت دیتی ہوں آئندہ اللہ پاک کی یاد سے غافل مت ہونا۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے ذہن میں یہ بات بھی آئی تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان غافل مچھلیوں کو کھا کر ہم بھی اللہ پاک کی یاد سے غافل ہوجائیں۔ (نزہۃ المجالس، 1 / 18 ماخوذاً)

اس واقعے سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مچھلی کھانا حرام ہے۔ یاد رکھئے! مچھلی حلال ہے، صرف

وہ مچھلی حرام ہے جو پانی میں قدرتی موت مَر کر اُلٹی تیر جائے۔(دُرِّ مختار،9/511)

کیکڑے کا شرعی حکم

اے عاشقانِ رسول! یہ اُصول ذہن نشین کر لیجئے کہ مچھلی کے علاوہ پانی کا ہر جانور حرام ہے۔(بدائع الصنائع،4/144) کیکڑا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ مچھلی نہیں بلکہ پانی میں رہنے والا ایک جانور ہے۔(فتاویٰ رضویہ،24/208)

جھینگا کھانا کیسا؟

جھینگے کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، بعض علما کہتے ہیں: جھینگا مچھلی ہے، بعض کہتے ہیں: جھینگا مچھلی نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جھینگا کھانا خلافِ اَولیٰ ہے یعنی بہتر یہ ہے کہ نہ کھایا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ،20/339 ملخصاً)

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: جھینگے کے مُتعلّق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں؟ اسی بنا پر اس کی حِلّت وحُرمَت (یعنی اس کے حلال و حرام ہونے) میں بھی اختلاف ہے بظاہر اس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔(بہارِ شریعت،3/325، حصّہ:15)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پرندے ہوں یا کوئی اور زندہ چیز سب اللہ پاک کی تسبیح کرتے اور اس کی یاد میں مگن رہتے ہیں، جیسا کہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 44 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ہر زندہ چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی تسبیح اس کی حَسبِ حیثیت ہے۔

صدرُ الاُفاضل رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: مُفَسِّرین نے کہا ہے کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرتا ہے اور ان سب کی تسبیح "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" ہے۔

(خزائن العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:44، ص533)

اے عاشقانِ رسول! پرندے اور چرندے سب اپنی اپنی بولیوں میں اللہ پاک کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

جنگل میں میرے سِوا ذِکر کرنے والا کوئی نہیں

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ علیہ السّلام ایک جنگل سے اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہوئے گزر رہے تھے کہ اچانک دل میں خیال آیا کہ شاید اس جنگل میں میرے سِوا کوئی اللہ پاک کا ذکر کرنے والا نہ ہو گا۔ اللہ پاک نے تمام پرندوں، درندوں اور چرندوں کو حکم دیا کہ سب اپنے اپنے ذکر کی آواز بلند کریں، اب ہر طرف سے پرندوں، درندوں اور چرندوں کے ذکر کی آوازیں بلند ہونے لگیں، سَیِّدُنا موسیٰ علیہ السّلام فوراً اس معاملے کو سمجھ گئے اور سجدے میں جاکر اللہ پاک سے معافی چاہتے ہوئے عرض گزار ہوئے: اے اللہ! کیا زمین کے نیچے بھی تیرا ذکر ہو رہا ہے؟ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: "اِضْرِبْ بِعَصَا عَلَى الْاَرْضِ" یعنی عصا (لاٹھی) زمین پر مارو۔ سَیِّدُنا موسیٰ علیہ السّلام نے زمین پر اپنا عصا مارا تو زمین پھٹ گئی اور اس میں سے جوش مارتا ہوا پانی نظر آنے لگا، پھر حکم ہوا کہ اس پر بھی عصا مارو، آپ علیہ السّلام نے اس پر

www.dawateislami.net

عصا مارا تو پانی کا سینہ چاک ہوا اور اس میں سے ایک کالا پتّھر نمودار ہوا، بحکمِ خداوندی اس پر بھی عصا مارا تو وہ پتّھر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، اس میں سے ایک سبز جانور نکلا جو اللہ پاک کا ذکر کر رہا تھا۔ سَیِّدُنا موسیٰ علیہ السّلام نے اس سے پوچھا: تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا: 300 سال۔ فرمایا: تیرا کام کیا ہے؟ بولا: کیا اللہ پاک کی یاد سے بھی کوئی اہم کام ہے؟ اے موسیٰ! میں ہر وقت اللہ پاک کی یاد میں مشغول رہتا ہوں، مجھے دن میں دو مرتبہ پانی پیش کیا جاتا ہے لیکن میں اس ڈر سے نہیں پیتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پانی پینے میں مشغول ہو جاؤں اس دوران میری موت واقع ہو جائے اور یوں میں اللہ پاک کا ذکر چھوڑ کر غفلت کی موت مَر جاؤں۔ یہ کہہ کر وہ سبز جانور غائب ہو گیا، پتھر پانی کے نیچے چلا گیا اور زمین دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ گئی۔ (انیس الواعظین، ص64)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! زمین کے اندر رہنے والی مخلوق بھی اللہ پاک کا ذکر کرتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اور واقعہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

اِس کیڑے کو کس لیے پیدا کیا گیا ہو گا؟

حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے نبی حضرتِ داؤد علیہ السّلام اپنے مبارک مکان میں زبور شریف کی تلاوت کر رہے تھے کہ مٹی سے ایک سرخ کیڑا نمودار ہوا، آپ کے دل میں خیال آیا کہ نہ جانے اس کیڑے کو کس لیے پیدا کیا گیا ہو گا؟ بحکمِ خُداوندی وہ کیڑا اللہ کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا داؤد علیہ السّلام سے مخاطِب ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! مجھ پر جب دن کا وقت آتا ہے تو اللہ پاک نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہوئی ہے کہ میں دن کے وقت روزانہ ایک ہزار مرتبہ ”سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

www.dawateislami.net

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ“ پڑھوں۔ اے اللہ کے نبی! میری رات اس طرح گزرتی ہے کہ اللہ پاک کی عنایت اور اس کے حکم سے میں ہر رات ایک ہزار مرتبہ یہ دُرُودِ پاک ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ“ پڑھتا ہوں۔ آپ اِرشاد فرمائیے کہ میں آپ سے کیا اِستِفادہ کروں اور کیا فیض حاصل کروں؟ کیڑے کی گفتگو سُن کر سَیِّدُنا داوٗد علیہ السّلام نے اللہ پاک سے ڈر کر توبہ کی اور اسی پر بھروسا کیا۔(مکاشفۃ القلوب،ص10)

اے عاشقانِ رسول! اس سُرخ کیڑے نے تو ہمیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ وہ دن کے وقت روزانہ ایک ہزار مرتبہ ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ“ اور رات کے وقت ایک ہزار بار دُرُود شریف پڑھتا ہے جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم روزانہ ایک ہزار مرتبہ تو کیا 100 مرتبہ بھی دُرُود شریف نہیں پڑھ پاتے۔ اگر ہمیں کوئی فضول بیٹھک یا گپ شپ کا ماحول مل جائے تو گھنٹوں تک بوریت نہ ہو اور لوگوں کا خوب مذاق اُڑاتے ہیں، لطیفوں (یعنی چُٹکلوں) کے لیے ہمارے پاس بہت سارا وقت ہے، اگر ہمیں ٹی وی مُیَسّر آئے تو تین تین گھنٹے فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں اور رِیموٹ کے ذریعے مختلف چینلز بدل کر نئے نئے ڈرامے ڈھونڈتے رہتے ہیں، اگر گانے باجے سننے کا موقع ملے تو بغیر کسی بوریت کے گھنٹوں سنتے رہتے ہیں حالانکہ گانے سننے پر شدید قِسم کی وعیدیں ہیں۔[1]

گپ شَپ کی مَحافِل اور جھوٹ

آہ! گپ شپ کی مَحافِل میں لوگوں کو ہنسانے کے لیے خوب جھوٹ بولا جاتا ہے حالانکہ

---

1 ... اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: مجھے آلاتِ موسیقی کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ (کنزالعمال،8/99،حدیث:40682 مختصراً)

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک میں ہے: ہلاکت ہے اس کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔(ترمذی، 4/142، حدیث:2322) بدقسمتی سے آج کل بہت سے لوگ جھوٹ کی آفت میں مُبْتَلا نظر آتے ہیں۔ یادرہے! صرف ہنسانے کے لیے ہی جھوٹ نہیں بولا جاتا دیگر معاملات میں بھی خوب جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ جھوٹ بولنے میں کسی قسم کی کوئی عار یا شرم محسوس نہیں کی جاتی، جھوٹ بولنے کو ایک فن سمجھا جانے لگا ہے۔ فی زمانہ جو کسی گاہک کو جھوٹ بول کر، چکنی چپڑی باتیں سُنا کر اور ہیرا پھیری کر کے سودا بیچ دے اسے کامیاب سیلز مین سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی بے چارہ سچ بول کر تجارت کرے اور مال میں موجود عیب کو ظاہر کر کے بیچے تو لوگ اسے بے وقوف سمجھتے اور اس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللہ! آج کل لوگوں نے یہ ذہن بنالیا ہے کہ ”جھوٹ بولے بغیر گزارا نہیں ہے“۔

دو مچھلیاں پکڑنے والوں کا واقعہ

گزشتہ زمانے میں ایک مومن اور ایک کافر مچھلی کا شکار کرنے نکلے، کافر اپنے جھوٹے معبودوں کا نام لے کر خوب مچھلیاں پکڑتا رہا اور مچھلیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ مومن اللہ کا نام لے کر جال پھینکتا رہا لیکن ہاتھ کچھ نہ آیا۔ شام کو صرف ایک مچھلی پھنسی، وہ بھی تڑپی، اُچھلی اور پُھدَک کر پانی میں جا پڑی۔ مومن پلٹا تو خالی ہاتھ تھا اور کافر ٹوکری بھر کر لوٹا۔ مومن پر مامُور (یعنی مُقرَّر کردہ) فِرشتہ افسوس کرنے لگا، اللہ پاک نے اُس فِرشتے کو جنّت میں مومن کا محل (اور عالیشان مقام) دکھایا تو وہ فِرشتہ بے اِختیار پکار اُٹھا: خدا کی قسم! اِس عَظِیمُ الشان محل میں داخلے کے بعد اِس مسلمان مچھیرے کو مچھلیوں کے شکار میں ناکامی والی مصیبت کی بالکل ہی پروانہ ہو گی اور جب اللہ پاک نے فِرشتے کو جہنّم میں کافر کا ٹھکانا دکھایا تو وہ بولا:

www.dawateislami.net

خدا کی قسم! اِس عذاب کے مقام پر جب یہ پہنچے گا تو اسے (ڈھیر ساری مچھلیاں ہاتھ آنے والی) دنیا کی (عارضی) خوشی کوئی فائدہ نہ دے گی۔ (تنبیہ الغافلین، ص136)

گاہک ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر بِالفرض سچ بولنے کی وجہ سے گاہک ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے مگر اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ہمارا محبت کا رشتہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اگر سچ بولنے سے کاروبار میں کمی آتی ہے تو کوئی بات نہیں، پَروردگارِ عالم جو دوجہانوں کو پال رہا ہے، جب تک ہماری زندگی ہے ہمیں بھی روزی دے گا، بھوکا نہیں رکھے گا۔ چاہے کوئی رشوت لے کر، سُودی لین دین کرکے، کاروبار میں جھوٹ بول کر اور مِلاوٹ والا مال بیچ کر بڑے بڑے بنگلے بنالے اور عمدہ عمدہ کاریں لے لے ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی یہ گمان کرنا چاہیے کہ اللہ پاک ہمارے حال سے بے خبر ہے۔ یاد رکھئے! اللہ پاک ہمیں آزمارہا ہے، عنقریب ہمیں بھی موت آئے گی اور اُسے بھی جس نے حرام ذرائع اِختیار کرکے خوب مال بنایا ہے لیکن اللہ پاک نے چاہا تو اس کے مقابلے میں ہمارا معاملہ قابلِ رشک ہو گا۔

قابلِ رشک کون؟

اے عاشقانِ رسول! خدا کی قسم! دنیا میں زیادہ مال کمانے والا قابلِ رشک نہیں، قابلِ رشک صرف وہی ہے جو اپنا ایمان سلامت لے کر قبر میں اُتر جائے۔

جگہ جگہ ایمان کے ڈاکو موجود ہیں اور شیطان طرح طرح سے ایمان پر حملے کر رہا ہے اپنے ایمان کی حفاظت کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ غفلت شعاری، دنیاداری، صرف

www.dawateislami.net

حصولِ دنیا کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھنا، بُرے لوگوں کی صُحبت میں رہنا وغیرہ اتنی ساری آفتوں کے ہوتے ہوئے اگر ایمان سلامت رہ جائے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر نہیں کیونکہ اگر ایمان کی سلامتی کی فکر ہوتی تو ہم گمراہ، بددِین اور بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور بھاگتے جیسا کہ ہمیں اس کا حکم بھی دیا گیا ہے چنانچہ پارہ 7 سورۂ اَنعام کی آیت نمبر 68 میں اِرشادِ خداوندی ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝۶۸

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مُفسِّرین فرماتے ہیں: یہاں ظالمین سے مراد کافرین، مُبْتَدِعین (یعنی گمراہ وبددِین) اور فاسِقین ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ، پ7، الانعام، تحت الآیۃ: 68، ص388)

ہوسکتا ہے ایسے لوگوں کی صحبت میں رہنے سے کسی کی دنیا تو آباد ہوجائے لیکن آخرت برباد ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے۔

دیکھیں ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کی محبت، دنیوی مال و دولت کی لالچ اور غفلت کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان تباہ وبرباد ہو گیا ہے۔ اگر مسلمان کی زبان اللہ پاک کے ذِکْر سے تَر رہتی اور اس کا دل اللہ پاک کی یاد سے معمور رہتا تو یہ نوبت نہ آتی لیکن افسوس! معاملہ اس کے برعکس ہے۔ پہلے بندہ جب آنکھ کھولتا تھا تو صبح سویرے اللہ پاک کا نام اس کے کان میں پڑتا تھا جبکہ اب صورتِ حال یہ ہے کہ بندہ صبح آنکھ کھولتا ہے تو فلمی گانوں کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی ہے، پہلے بندہ آنکھ کھولتا تھا تو پاکیزہ صورتیں دیکھتا تھا اور اب موبائل پر

بے حیا عورتوں کے چہرے دیکھتا ہے۔ یاد رکھیے! بدنظری کی سزا بڑی ہولناک ہے۔

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

منقول ہے: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نَظَرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص10)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ

حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہُ عنہ سے منقول ہے، جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلے گا۔
(کنزالعمال، 15/96، حدیث:40662)

اپنے نازک اور کمزور جسموں پر رحم کھاؤ

اے کمزور اور ناتُواں اسلامی بھائیو! اپنے ان نازک اور کمزور جسموں پر رحم کھایئے جو نہ گرمی برداشت کرسکتے ہیں نہ سردی، معمولی دردِ سر بھی نہیں سہہ سکتے، جنہیں ہلکا پھلکا بخار بھی توڑ کے رکھ دیتا ہے تو ایسے جسم جہنّم کی آگ کیسے برداشت کرپائیں گے! آہ! معمولی کیڑا کپڑوں میں گُھس جائے تو تڑپا کے رکھ دیتا ہے، چیونٹی کاٹ لے تو بندہ اُچھل جاتا ہے تو پھر سانپ اور بچھو کے ڈنک کیسے برداشت کرپائے گا؟ یقیناً برداشت نہ کر پائے گا لہٰذا اللہ پاک کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں، ہم سب کو مل کر اس کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے اور اسی سے خیر کی توفیق طلب کرنی چاہیے۔ یاد رکھیے! اللہ پاک رحم و کرم اور فضل فرمانے والا ہے اور وہ سائل کو اس کی طلب سے بہت زیادہ دیتا ہے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دِکھلائیں کِسے راہ روِ منزل ہی نہیں

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہم سب کو اپنی یاد اور اپنے ذِکْر کی توفیق بخشے، ہم سب کے دلوں سے غفلت کا میل اور زنگ دور کرکے اپنی اور اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد سے ہمارے دلوں کو آئینہ بنادے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سَیِّدُنا جنید بغدادی اور پرندہ	01	جنگل میں میرے سِوا ذکر کرنے والا	09
مچھلیاں پالنا	03	اس کیڑے کو کس لیے پیدا کیا ہوگا؟	11
بِلّی پر ظلم کرنے کا عذاب	04	گپ شپ کی مَحافِل اور جھوٹ	12
پرندوں کو تکلیف نہ پہنچے	04	دو مچھلیاں پکڑنے والوں کا واقعہ	13
پیٹھ پر کوڑے کا نشان	05	گاہک ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے	13
بلاوجہ تکلیف پہنچانا ظلم ہے	06	قابِلِ رشک کون؟	14
بکرے پر ظلم کا انداز	06	دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت	15
گائے پر ظلم کا اَنداز	06	آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی	15
یادِ الٰہی سے غافل مچھلیاں	07	کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ	16
کیکڑے کا شرعی حکم	08	اپنے نازک اور کمزور جسموں پر رحم کھاؤ	16
جھینگا کھانا کیسا؟	08	❀ ❀ ❀ ❀ ❀	❀